***Journal of Religion & Society* (JRS)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

THE SOCIAL STATUS AND ROLE OF WOMEN DURING THE PROPHETIC ERA: A SPECIALIZED STUDY OF THE LIFE OF PROPHET MUHAMMAD (PBUH)

دور رسالت میں خواتین کا سماجی مقام و مرتبہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اختصاصی مطالعہ

Anwaar Rasool
MPhil Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad.
sahibzadaanwaarrasoolnorinori@gmail.com
Mehboob ur Rahman
Lecturer, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad

ABSTRACT
This study explores the social status and role of women during the Prophet Muhammad's (PBUH) era, focusing on the transformative teachings and practices of Islam. Before Islam, women faced severe oppression, including denial of basic rights, social dignity, and economic independence. With the advent of Islam, Prophet Muhammad (PBUH) uplifted their status by granting them rights in education, inheritance, marriage, and social participation. Women became active contributors to society, exemplified by figures like Hazrat Khadijah (RA) in commerce, Hazrat Aisha (RA) in knowledge, and Hazrat Umm Salama (RA) in social and political affairs. The study further examines the roles of female companions in various spheres of life, emphasizing how Islamic teachings empowered them and established a framework for gender justice, dignity, and equality. This research underscores the Prophet's (PBUH) efforts in elevating women's status, setting a timeless precedent for human rights and social justice.

Keywords: *Women's Rights, Islam, Social, Women, Prophet Muhammad (PBUH), Gender Justice, Islamic Empowerment, Women's Role, Society, Human Rights, Islam*

تعارف:

اس مطالعے میں دورِ رسالت میں خواتین کے سماجی مقام اور کردار کا جائزہ لیا گیا ہے، جس میں اسلام کی انقلابی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کے عملی اقدامات پر توجہ دی گئی ہے۔ اسلام سے پہلے خواتین کو بنیادی حقوق اور سماجی عزت سے محروم رکھا جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم، وراثت، اور معاشرتی شمولیت

کے حقوق دے کر ان کا مقام بلند کیا۔ خواتین نے مختلف میدانوں میں نمایاں کردار ادا کیا، جیسے حضرت خدیجہؓ تجارت میں اور حضرت عائشہؓ تعلیم میں۔ یہ تحقیق اسلام کی ان تعلیمات کو اجاگر کرتی ہے جنھوں نے خواتین کو بااختیار بنایا اور ان کے وقار اور مساوات کے لیے ایک مثالی نظام فراہم[i] کیا۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل خواتین کو معاشرتی استحصال، ناانصافی اور پستی کا سامنا تھا۔ عرب معاشرے میں خواتین کو حقیر سمجھا جاتا تھا اور ان کے حقوق پامال کیے جاتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے مقام و مرتبے کو بلند کیا، ان کے حقوق کا تحفظ فرمایا اور انہیں عزت و وقار عطا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی حیثیت سے معاشرتی حقوق دیے اور ان کے کردار کو معاشرے کی تعمیر و ترقی میں کلیدی قرار دیا۔ یہ اختصاصی مطالعہ خواتین کے حقوق اور ان کے سماجی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اجاگر کرتا ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں خواتین کے مقام و مرتبے پر روشنی ڈالنا موجودہ دور میں نہایت ضروری ہے، کیونکہ آج بھی دنیا کے مختلف معاشروں میں خواتین کو مساوی حقوق اور عزت و احترام سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ یہ موضوع اس لیے بھی اہم ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں خواتین کے حقوق، عزت اور سماجی مقام کو سمجھا جا سکے اور ان اصولوں کو عملی زندگی میں نافذ کر کے ایک متوازن اور عادلانہ معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔ یہ مطالعہ ہمیں اسلام کی آفاقی تعلیمات کو بہتر انداز میں سمجھنے اور انہیں جدید چیلنجز کے تناظر میں پیش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اس موضوع کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ خواتین کا سماجی مقام اور ان کے حقوق آج بھی دنیا بھر میں ایک اہم مسئلہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خواتین کو جو عزت، حقوق اور انصاف فراہم کیا گیا، وہ تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ موجودہ دور میں خواتین کو درپیش مسائل، جیسے حقوق کی کمی، صنفی امتیاز اور معاشرتی استحصال، کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں تلاش کرنا ضروری ہے۔ اس مطالعے کے ذریعے یہ واضح کیا جا سکتا ہے کہ اسلام نے خواتین کو حقیقی عزت اور مقام کیسے عطا کیا، اور ان اصولوں کو آج کے معاشرے میں کس طرح نافذ کیا جا سکتا ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ۔

:مصنف: ڈاکٹر محمد یسین مظہر صدیقی نبی اکرم ﷺ اور خواتین ایک سماجی مطالعہ،(17 مئی 2014ء)ناشر: نشریات لاہور اس کتاب کے اندر نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زمانہ اقدس میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے بات کی گئی۔

اسلام میں عورت کے حقوق۔ مصنف: سید جلال الدین انصر عمری (2015ء)ناشر: اسلامک پبلیکیشنز، لاہور۔ اس کتاب کے اندر بھی خواتین کے حقوق حق مہر وراثت اور نکاح کے حوالہ سے حقوق بیان کیے گئے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق ڈاکٹر محمد طاہر القادری تحقیق و تدوین ڈاکٹر طاہر حمید تنولی منہاج القران پبلیکیشنز لاہور اس کتاب کے اندر بھی خواتین کے حقوق بیان کیے گئے

تحدید موضوع۔

یہ عنوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں خواتین کے سماجی مقام، حقوق، فرائض، اور کردار کا مطالعہ پیش کرتا ہے۔ تحقیق کا دائرہ خواتین کے اسلامی حقوق اور ان کی سماجی حیثیت کے تاریخی اور موجودہ تناظر تک محدود ہے۔

منہج تحقیق:

اس تحقیق میں تاریخی و تجزیاتی منہج کو اختیار کیا جائے گا۔ تاریخی منہج کے تحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خواتین کے سماجی مقام اور ان کی حیثیت کا مطالعہ کیا جائے گا، جبکہ تجزیاتی منہج کے ذریعے ان تعلیمات کا موجودہ دور کے سماجی چیلنجز کے ساتھ موازنہ کیا جائے گا۔ اس کے لیے بنیادی ماخذ قرآن مجید، احادیث مبارکہ، اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند کتب ہوں گی، جبکہ ثانوی ماخذ میں جدید تحقیقی مقالات اور کتب شامل ہوں گی۔

اسلوب تحقیق:

اس تحقیق میں سادہ، علمی اور تجزیاتی اسلوب اختیار کیا جائے گا۔ تحقیق کو منظم انداز میں پیش کرنے کے لئے درج ذیل اسلوب اپنایا جائے گا:

1. تعارف:

موضوع کا تعارف، اس کی ضرورت و اہمیت، اور تحقیق کے مقاصد کا ذکر۔

2. تاریخی جائزہ:

اسلام سے قبل خواتین کے سماجی مقام کا تجزیہ اور اسلام کے بعد آنے والی تبدیلیوں کا ذکر۔

3. قرآنی و نبوی تعلیمات:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں خواتین کے حقوق اور مقام کو بیان کرنا۔

4. سماجی مطالعہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خواتین کے کردار، فرائض، اور ان کے مقام کا سماجی و عملی تجزیہ۔

5. عصری تناظر:

موجودہ دور کے مسائل کا جائزہ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان کا حل پیش کرنا۔

6. نتائج و تجاویز:

تحقیق سے حاصل ہونے والے نتائج کا خلاصہ اور عملی تجاویز۔

تحریر میں مستند حوالہ جات اور علمی دلائل کا استعمال کیا جائے گا، جبکہ زبان سادہ، جامع اور موضوع سے متعلقہ رہے گی۔

عورت بحیثیت انسان۔

اسلام نے عورت پر سب سے پہلا احسان یہ کیا اس کے مقام کو متعین کیا۔ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ[ii]

اللہ نے تمہیں ایک انسان حضرت آدم سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو بنایا۔

انسانیت کے اعتبار سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ مرد کے لیے اس کی مردانگی باعث فخر نہیں اور نہ ہی عورت کے لیے اس کی نسوانیت باعث کمی ہے۔ دونوں اپنی انسانی حیثیت میں برابر ہیں اور فطرت کے عظیم شاہکار کے طور پر خلق کیے گئے ہیں۔ ان کی تخلیق اور صفات انہیں کائنات میں ممتاز اور قابل احترام بناتی ہیں، جو اپنی خصوصیات اور خوبیوں کی بنا پر تمام مخلوقات میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا"

اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی، اور انہیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا، اور انہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق عطا کیا، اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں فضیلت دی۔[iii]

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ[iv]

ہم نے انسان کو بہترین شکل وصورت میں پیدا کیا۔

انسان کو جملہ تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی گئی اور انسان ہونے کی حیثیت سے جو عظمت عطا کی گئی اس میں عورت برابر کی حصہ دار ہے۔

عورتوں کی تعلیم کا حق۔

انسانی ترقی اور کامیابی کا راز علم میں پوشیدہ ہے۔ علم کے بغیر کوئی فرد یا قوم ترقی کی دوڑ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ جہالت انسان کی سوچ کو محدود کر دیتی ہے اور اسے زندگی کے اعلیٰ مقاصد اور مادی ترقی سے دور رکھتی ہے۔ لیکن افسوس کہ تاریخ کے ایک طویل عرصے تک علم کو صرف مردوں کے لیے خاص سمجھا گیا، اور وہ بھی صرف ان مردوں کے لیے جو اشرافیہ طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ عورت کو تعلیم جیسے قیمتی حق سے محروم رکھا گیا، جس کے باعث وہ جہالت کے اندھیروں میں زندگی گزارنے پر مجبور رہی۔ یہ ناانصافی نہ صرف عورت کی صلاحیتوں کو دبانے کا سبب بنی بلکہ معاشرتی ترقی کی راہ میں بھی ایک بڑی رکاوٹ ثابت ہوئی۔

اسلام نے علم کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اسے مرد و عورت دونوں پر فرض قرار دیا اور جہالت کی تمام زنجیروں کو توڑ دیا۔ دینِ اسلام نے نہ صرف علم کے دروازے کھولے بلکہ اس کی طلب کو عبادت کا درجہ دیا۔ اسلام نے خاص طور پر

عورتوں کی تعلیم وتربیت پر زور دیا اور ان کی ترقی کو معاشرتی اصلاح کا اہم ذریعہ قرار دیا۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[v] اس مبارک تعلیم نے عورتوں کو وہ مقام عطا کیا جس کے ذریعے وہ زندگی کے ہر میدان میں نمایاں کردار ادا کر سکیں اور انسانیت کی رہنمائی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ حدیث پاک ہے جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں بہترین تعلیم وتربیت دی، ان کی عزت کے ساتھ شادی کی، اور بعد ازاں ان کے ساتھ حسنِ سلوک جاری رکھا، اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔[vi] اسلام نے مرد و عورت دونوں کو یکساں طور پر مخاطب کیا ہے اور ہر ایک پر عبادت، اخلاق اور شریعت کے اصولوں کی پیروی فرض کی ہے، جو علم کے بغیر ممکن نہیں۔ علم انسان کو نہ صرف اپنے حقوق اور فرائض کی پہچان دیتا ہے، بلکہ اسے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی صلاحیت بھی فراہم کرتا ہے۔ عورت کو اپنے حقوق کی حفاظت اور اسلام میں دی گئی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے علم کا حصول ضروری ہے۔ علم کے بغیر نہ تو وہ اپنی حیثیت کو سمجھ سکتی ہے اور نہ ہی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر سکتی ہے۔ اس لیے عورتوں کی تعلیم کو اسلامی معاشرت میں بنیادی اہمیت حاصل ہے تاکہ وہ شریعت کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں اور اپنی ذات کو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ کر سکیں۔

اسلامی تاریخ میں جہاں مردوں نے علم کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا، وہاں خواتین نے بھی اس سفر میں اپنا حصہ ڈالا اور علم کے نور سے اپنے آپ کو منور کیا۔ صحابہ کرام میں ایسی بہت سی خواتین تھیں جنہوں نے قرآن و حدیث کی گہرائیوں میں جا کر فقہ کے مسائل کو سمجھا اور استنباط کیا، حتیٰ کہ فتویٰ دینے کا عمل بھی بخوبی انجام دیا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں فتویٰ دینا ایک نہایت پیچیدہ اور نازک کام تھا، لیکن ان عظیم خواتین نے اس میدان میں بھی اپنی بصیرت اور علم کا لوہا منوایا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اسلام میں تعلیم کا حصول ہر مسلمان مرد و عورت کا حق ہے، اور علم کی روشنی میں دونوں اپنی ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں سمجھ کر ادا کر سکتے ہیں۔

ان خواتین کے نام یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہا ام شریک رضی اللہ تعالی عنہا فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا نمایاں تھیں ۔[vii]

معاشرتی حقوق۔

جہاں دوسرے معاشروں نے عورت کو نظر انداز کیا اور اس کے ساتھ ناانصافی کی، وہاں اسلامی معاشرے نے عورت کو بہت عزت اور احترام دیا۔ وہ عظیم شخصیت جو تمام عالمین کے لیے رحمت بن کر آئی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اہمیت دی اور اس کے حقوق کا خیال رکھا، جس سے اس مظلوم طبقے کو ایک نئی امید اور عزت حاصل ہوئی ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے دنیا کی چیزوں میں سے عورت اور خوشبو پسند ہے اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی۔[viii]

یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عورت سے نفرت یا بیزاری تقویٰ کی علامت نہیں ہو سکتی۔ انسان اس وقت اللہ کا محبوب بن سکتا ہے جب وہ اس کی عطا کردہ تمام نعمتوں کی قدر کرے، جن سے اس نے اپنے بندوں کو نوازا ہے، اور اس کی عظمت و جمال کی طلب رکھے۔ ایک سچا انسان وہ ہے جو عورتوں کے ساتھ احترام اور حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نکاح کو مرد اور عورت دونوں کے لیے ضروری قرار دیا گیا، تاکہ وہ ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں اور اس عظیم رشتہ کو بہترین انداز میں قائم رکھیں

قرآن پاک میں فرمایا گیا کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا[ix]

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی[x]

نکاح کرنا میری سنت ہے جس نے روگردانی کی اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

یعنی تم دونوں (میاں بیوی) کی شخصیت ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ تم ان کے لیے حسن و دلکشی کا باعث ہو، اور وہ تمہارے لیے زینت و جمال کی مانند ہیں۔ زندگی کے پیچیدہ اور کٹھن لمحات میں کئی پہلو ایسے ہوتے ہیں جو صرف ایک دوسرے کے ساتھ ہی پوری طرح نکھرتے ہیں اور اپنی تکمیل تک پہنچتے ہیں۔

معاشی حقوق۔

مہر کا حق: نکاح کے وقت عورت کو مہر دیا جاتا ہے جو اس کی ملکیت ہوتا ہے اور اس پر اس کا مکمل اختیار ہوتا ہے۔ مہر کا مقصد عورت کی مالی حفاظت ہے، اور اس کا استعمال کسی بھی صورت میں اس کی مرضی سے ہوتا ہے۔

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا[xi]

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کرو، پھر اگر وہ دل کی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو تم اس کو لذت اور مزے سے کھاؤ۔

اسلام سے قبل عورتوں پر بہت سارے ظلم کیے جاتے تھے، جن میں سے ایک یہ تھا کہ انہیں حق مہر سے محروم کر دیا جاتا تھا۔ اس ظلم کی مختلف شکلیں تھیں:

1. یتیم اور کمزور گھرانوں کی بچیوں کا حق مہر ہی متعین نہیں کیا جاتا تھا۔
2. بعض اوقات عورت کے ولی خود اس کا حق مہر ہڑپ کر لیتے تھے۔
3. بعض حالات میں، حق مہر مقرر ہونے کے باوجود عورت کو وہ مہر نہ دیا جاتا یا کئی سالوں تک ادائیگی میں ٹال مٹول کی جاتی، یہاں تک کہ عورت کا مطالبہ کرنے پر میاں بیوی کے درمیان کشیدگیاں پیدا ہو جاتیں۔
4. کبھی خاوند ایسا سلوک اختیار کرتا کہ عورت اپنے حق مہر کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔

قرآن مجید نے "نِحْلَة" کے لفظ کے ذریعے اس بات کی جانب اشارہ کیا ہے کہ حق مہر کو دل کی خوشی اور رضا کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، نہ کہ کسی دباؤ یا زبردستی سے۔

2. وراثت کا حق

عورت کو وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ عورتوں کا بھی وراثت میں حصہ ہے، حالانکہ مرد کے حصہ سے کم ہوتا ہے، لیکن پھر بھی عورت اس حق سے محروم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: "مردوں کا حصہ جو ماں باپ اور رشتہ داروں میں سے رہ جائے، عورتوں کا بھی حصہ ہے، چاہے وہ کم ہو یا زیادہ۔[xii] اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں عورتوں کو وراثت میں کسی قسم کا حق نہیں دیا جاتا تھا۔ عرب معاشرے میں صرف مردوں کو وراثت کا حقدار سمجھا جاتا تھا، اور عورتوں کو وراثتی حقوق سے مکمل طور پر محروم رکھا جاتا تھا۔ اس کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

1. عورت کی حیثیت: اس وقت عورت کو ایک کمزور اور کمتر مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ اسے وراثت میں شریک کرنے کا تصور بھی نہیں تھا۔

2. قبائلی نظام: عربوں کا معاشرہ قبائلی تھا، اور جائیداد کا تعلق زیادہ تر قبیلے کی طاقت اور تحفظ سے جڑا ہوا تھا۔ عورت کو جائیداد دینے کا مطلب تھا کہ وہ کسی اور قبیلے میں شادی کے ذریعے جائیداد منتقل کر سکتی ہے، جو کہ قبیلے کے مفادات کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔
3. جنگ اور حفاظت: جنگی معاشرے میں صرف وہ لوگ جو قبیلے کے تحفظ کے لیے جنگ لڑ سکتے تھے، وراثت کے حق دار سمجھے جاتے تھے، اور عورتیں اس معیار پر پورا نہیں اترتی تھیں۔
4. معاشرتی ظلم: عورتوں کو نہ صرف وراثتی حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا بلکہ انہیں اکثر وراثت کی اشیاء سمجھا جاتا تھا۔ بعض اوقات عورتوں کو بطور جائیداد تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

3. ملازمت اور کاروبار کا حق

اسلام میں عورت کو اپنی مرضی سے کام کرنے، ملازمت کرنے یا کاروبار کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔ عورت کسی بھی شعبے میں اپنی محنت اور صلاحیتوں کو آزما سکتی ہے اور حاصل کردہ دولت پر اس کا مکمل اختیار ہوتا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مثال ہمارے سامنے ہے، جو نہ صرف ایک کامیاب کاروباری خاتون تھیں بلکہ اسلام کے آغاز میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مالی طور پر حمایت کرنے والی شخصیت بھی تھیں۔

4۔ پناہ گاہ اور مالی تحفظ کا حق

اگر عورت طلاق یا بیوہ ہو جاتی ہے تو اس کا حق ہے کہ اسے مالی تحفظ فراہم کیا جائے۔ اسلام میں طلاق یافتہ یا بیوہ عورت کو اس کی زندگی گزارنے کے لیے مناسب پناہ گاہ اور وسائل فراہم کرنے کی ذمہ داری رکھی گئی ہے۔ اور ان کو مناسب طور پر تمہارے لیے خرچ کرو، اور اگر تم ان کے ساتھ رشتہ ختم کر دو تو انہیں نیک سلوک کے ساتھ رخصت کرو۔ (الطلاق 65:6)[xiii]

5۔ تمدنی حقوق۔

شوہر کا انتخاب ۔اسلام نے شوہر کے انتخاب میں عورت کو وسیع آزادی دی ہے اور نکاح کے معاملے میں لڑکی کی مرضی اور رضا کو ہر صورت میں ضروری قرار دیا ہے۔

حدیث پاک ہے عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ اسے مشورہ نہ لیا جائے اور کنواری عورت کا نکاح بھی اس کی اجازت حاصل کیے بغیر نہ کیا جائے[xiv]

اگر بچپن میں کسی کا نکاح ہو گیا ہو بالغ ہونے پر لڑکی کی مرضی اس میں شامل نہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ اس نکاح کو رد کر سکتی ہے ایسے میں اس پر کوئی جبر نہیں کر سکتا۔

ہاں اگر عورت ایسے شخص سے شادی کرنا چاہے جو فاسق ہو یا اس کے خاندان کے مقابل نہ ہو تو ایسی صورت میں اولیاء ضرور دخل اندازی کریں گے۔[xv]

خلع کا حق۔ اسلام نے عورت کو "خُلع" کا حق دیا ہے، جو ایک ایسا شرعی حق ہے جس کے ذریعے بیوی اپنے شوہر سے طلاق لے سکتی ہے اگر وہ اس نکاح سے راضی نہیں یا اسے ناپسندیدہ محسوس کرتی ہے۔ خلع کی صورت میں بیوی شوہر سے بدلہ کے طور پر کچھ مال یا مہر واپس کر سکتی ہے، تاکہ نکاح ختم کیا جا سکے۔ یہ حق اس صورت میں استعمال کیا جا سکتا ہے جب بیوی کو اپنے شوہر کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہو اور وہ اس سے نجات پانا چاہے۔

اسلامی فقہ کے مطابق خلع ایک ایسا طریقہ ہے جس سے عورت کو اپنے حقوق کا تحفظ ملتا ہے اور اسے ظلم یا ناپسندیدہ زندگی گزارنے سے بچنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس عمل میں عدالت کی مداخلت ضروری ہوتی ہے، کیونکہ یہ عمل عدالتی تصدیق کے ذریعے ہی مکمل ہوتا ہے۔ عدالت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ دونوں فریقین کے حقوق کا احترام کیا جائے اور اس عمل میں کوئی ظلم نہ ہو۔

اس طرح اسلام نے عورت کو نہ صرف یہ حق دیا کہ وہ نکاح کو فسخ کر سکے، بلکہ اس کے لیے ایک عدالتی طریقہ کار بھی وضع کیا تاکہ اس کا حق محفوظ ہو اور وہ ظلم سے بچ سکے۔ اسلام سے قبل عرب معاشرت میں خواتین کو بہت کم حقوق حاصل تھے، اور ان کی حیثیت معاشرتی طور پر بہت کم تھی۔ عورتوں کی حیثیت اور حقوق پر جو حالات تھے، وہ قابل مذمت تھے، اور ان میں ایک بڑی زیادتی یہ تھی کہ ان کے پاس طلاق یا نکاح فسخ کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اگر عورت کو اپنے شوہر سے علیحدگی یا طلاق کی ضرورت محسوس ہوتی، تو اس کے لیے کوئی قانونی یا مذہبی تحفظ موجود نہیں تھا۔

اس وقت کے عرب معاشرت میں ایک عورت کو اگر اس کے شوہر سے طلاق یا علیحد گی چاہیے ہوتی، تو اس کے لیے اس کی مرضی کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا تھا۔ بیشتر اوقات خواتین کو اس معاملے میں بے دخل یا مجبور کر دیا جاتا تھا۔ وہ بیویاں جو اپنے شوہروں کے ظلم یا بد سلوکی کا شکار ہوتی تھیں، انہیں ان کی مرضی کے بغیر نکاح میں رکھا جاتا تھا۔

اسلام نے اس ظالمانہ صورتحال کو تبدیل کیا اور عورتوں کو اپنے حقوق دیے۔ اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا، جس کے ذریعے وہ اپنے شوہر سے اپنی مرضی سے علیحد گی لے سکتی ہیں، بشر طیکہ وہ مہر یا کچھ مالی عوض دینے کے لیے تیار ہو۔ اس کے علاوہ، طلاق کے اصول اور طریقہ کار کو بھی واضح کیا تا کہ عورت کو اس میں تحفظ حاصل ہو اور اس کا استحصال نہ ہو۔

اس طرح، اسلام نے عورتوں کے حقوق میں نمایاں تبدیلیاں کیں اور انہیں طلاق یا نکاح فسخ کرنے کا حق دیا، جو کہ اسلامی تاریخ میں ایک اہم اصلاح تھی۔

بیویوں کے حقوق ۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے بیویوں کے حقوق کو بھی بیان فرمایا حضرت عمر و بن عاص اور حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالی عنہ کا واقعہ بڑی تفصیل سے حدیث پاک میں ہے کہ کثرت عبادت کی وجہ سے ان کی بیوی کو ان سے شکایت ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر سمجھایا اور فرمایا کہ تم پر تمہاری بیویوں کا بھی حق ہے لہذا تم عبادت کے ساتھ ساتھ اپنی بیویوں کا بھی خیال رکھو۔

تاجدار مدینہ علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان حجتہ الوداع کے موقع پر۔

عورتوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ شفقت، نرمی اور عدل کا معاملہ کرنا ضروری ہے۔ ایک اور جگہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے بہترین ثابت ہو اور خود میں اپنے اہل و عیال کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔[xvi]

تم میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں اچھا ہو اور اپنے اہل و عیال کے لیے نرم خو ہو[xvii]

آزادی رائے کا حق۔

اسلام میں خواتین کی آزادی کا حق اتنا ہی ہے جتنا کہ مرد کو حاصل ہے دینی معاملہ ہو یا دنیاوی اس کو پورا حق ہے کہ وہ دینی حدود میں رہ کر ایک مرد کی طرح اپنی آزادانہ رائے استعمال کرے۔

ایک موقع پر حضرت عمر نے فرمایا کہ تم لوگوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ عورتوں کی مہر زیادہ نہ باندھو اگر مہر زیادہ باندھنا دنیا کے اعتبار سے بڑا ہی ہوتی ہے اور اند اللہ تقوی کی بات ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق ہوتے

حضرت عمر کو اس تقریر پر ایک عورت نے بھری مجلس میں روک دیا اور کہا کہ آپ یہ کیسے کہہ رہے ہیں حالانکہ اللہ کا ارشاد ہے اور دیا ہے ان میں سے کسی ایک کو ڈھیر سامان تو اس میں سے کچھ نہ لو[xviii]

نتائج و تجزیہ

اس مطالعے سے درج ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں:

1. خواتین کو عزت و وقار حاصل ہوا:

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے نتیجے میں خواتین کو وہ عزت، وقار، اور سماجی مقام ملا جس سے وہ پہلے محروم تھیں۔

2. وراثت اور مالی حقوق کی بحالی:

اسلام نے خواتین کو وراثت میں مقررہ حصہ دیا، جو اس سے پہلے ممکن نہیں تھا (النساء:7)۔

3. ازدواجی تعلقات میں برابری:

نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آئیں (النساء: 19)۔ اس سے ازدواجی رشتوں میں محبت اور انصاف کا اصول متعارف ہوا۔

4. تعلیم کا حق:

خواتین کو حصولِ علم کے مساوی مواقع دیے گئے، اور حضرت عائشہؓ جیسی خواتین نے اسلامی علوم میں نمایاں کردار ادا کیا۔

5. سماجی و سیاسی شمولیت:

خواتین نے بیعتِ رضوان میں شرکت کی، میدانِ جنگ میں خدمات انجام دیں، اور اسلامی معاشرے کی ترقی میں اپنا کردار ادا کیا۔

6. معاشی خودمختاری:

حضرت خدیجہؓ کی مثال کے ذریعے واضح ہوتا ہے کہ اسلام خواتین کو کاروبار اور معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دیتا ہے۔

7. مساوات اور انصاف:

قرآن نے واضح کیا کہ مرد اور عورت کے نیک اعمال برابر اہمیت رکھتے ہیں (النحل:97، آل عمران:195)۔

8. روایتی جبر و استحصال کا خاتمہ:

جاہلی معاشرت میں خواتین کو وراثت، آزادی، اور عزت نہیں دی جاتی تھی، لیکن اسلام نے ان کے حقوق کو مضبوط کیا اور انہیں سماجی استحصال سے بچایا۔

یہ تحقیق واضح کرتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت نے خواتین کے لیے ایک ایسا معاشرتی ڈھانچہ فراہم کیا جو عزت، حقوق، اور برابری پر مبنی تھا۔ آج کے معاشرے میں بھی اگر اسلامی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو خواتین کے مسائل کا بہترین حل ممکن ہے، اور ایک متوازن اور منصفانہ سماج تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

سفارشات

اس مطالعے کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

1. تعلیم کی فراہمی:

خواتین کے تعلیمی حقوق کو مزید مضبوط کیا جائے اور ان کی تعلیم و تربیت کو اولین ترجیح دی جائے تاکہ وہ سماجی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

2. شرعی حقوق کا نفاذ:

خواتین کے وراثت، نکاح، اور مالی حقوق کے اسلامی اصولوں کو نافذ کیا جائے تاکہ ان کے ساتھ ناانصافی اور جبر کا خاتمہ کیا جا سکے۔

3. ازدواجی تعلقات میں حسنِ سلوک:

شادی شدہ جوڑوں کو نبی اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی کی روشنی میں باہمی عزت و احترام، محبت، اور عدل و انصاف کا شعور دیا جائے۔

4. سماجی و معاشی خود مختاری:

خواتین کو معاشی مواقع فراہم کیے جائیں، تاکہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت، ملازمت، اور دیگر پیشوں میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکیں۔

5. قانونی تحفظ:

خواتین کے خلاف تشدد، زبردستی کی شادی، اور دیگر مظالم کے سدباب کے لیے اسلامی قوانین کا نفاذ یقینی بنایا جائے۔

6. میڈیا اور نصاب میں اصلاحات:

نصابِ تعلیم اور ذرائع ابلاغ میں خواتین کے مثبت اور باوقار کردار کو اجاگر کیا جائے، تاکہ اسلامی اصولوں کے مطابق خواتین کی عزت اور حقوق کی آگاہی عام ہو۔

7. خواتین کی سماجی و سیاسی شرکت:

اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کو سماجی اور سیاسی شعبوں میں فعال کردار ادا کرنے کے مواقع دیے جائیں، جیسا کہ دورِ نبوی میں موجود تھا۔

8. عائلی قوانین میں بہتری:

نکاح، طلاق، اور بچوں کی پرورش جیسے معاملات میں اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھا جائے تاکہ خواتین کو عدل و انصاف میسر آسکے۔

اگر ان سفارشات پر عمل کیا جائے تو خواتین کو وہ حقوق اور مقام مل سکتا ہے جو اسلام نے انہیں دیا ہے، اور ایک متوازن، پرامن، اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

مصادر و مراجع۔

القران الکریم

محمد بن اسماعیل بخاری الجامع الصحیح البخاری ریاض دارالسلام بیروت۔

ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی۔ سنن ابی داؤد۔ باب" :فضل من عال فی الیتامیٰ"۔ مکتبہ معارف للنشر والتوزیع، ص930 ۔

،مفتی احمد یار خان نعیمی مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح۔ لاہور: مکتبہ نعیمیہ،

النسائی، احمد بن شعیب۔ سنن النسائی، مکتبہ معارف للنشر والتوزیع، 1303 ہجری، صفحہ 609۔

اسلام میں عورت کا مقام مولوی عبد الصمد رحمانی، دینی بک ڈیپو اردو بازار دہلی صفحہ 17

مسلمان عورتوں کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ سید جلال الدین عمری ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی مارچ 1986 صفحہ 29

اسلام میں خواتین کے حقوق، مصنف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ناشر: منہاج القرآن پبلی کیشنز سن اشاعت: جولائی 2019

مسلم معاشرے میں عورت کا کردار مصنف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ناشر: منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

اسلام میں خواتین کے حقوق،مصنف ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ناشر منہاج القرآن ویمن لیگ منہاج القران پبلیکیشنز لاہور

اسلام میں عورت کا مقام مصنف:مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ناشر :اسلامک پبلیکیشنز سن اشاعت:1978

اسلام اور حقوق نسواں مصنف:ڈاکٹر خالد محمود ناشر :ادارہ ثقافت اسلامیہ سن اشاعت:2002

اسلام میں عورت کی قانونی حیثیت ،مصنف:ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی ناشر:مکتبہ اسلامی سن اشاعت:1999

خواتین کا کردار اور ان کی تعلیم مصنف:ڈاکٹر فرحت ہاشمی ناشر:الہدیٰ انٹرنیشنل سن اشاعت:2008

اسلام میں عورت کی سماجی حیثیت مصنف:ڈاکٹر عصمت جعفری ناشر:مکتبہ فکر جدید سن اشاعت:2012

اسلام میں عورت کی وراثت مصنف:ڈاکٹر محمد حمید اللہ ناشر:ادارہ اسلامیات سن اشاعت:1995

اسلام میں عورت کی قیادت مصنف:ڈاکٹر طاہر القادری ناشر:منہاج القرآن پبلی کیشنز سن اشاعت:2011

حوالہ جات:

---

[i]۔القرآن

[ii]القرآن،1:6

[iii]القرآن،15:70

[iv]القرآن،30:4

[v] ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی،سنن ابن ماجہ،کتاب السنہ،بابُ : فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ(ریاض: دار السلام،1412ھ)رقم،224

[vi]۔ابو داؤد سلیمان بن اشعث،سنن ابی داؤد،کتاب الادب المفرد،باب:مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ أَوْ وَاحِدَةً(مکتبہ معارف للنشر والتوزیع1303ھ)ص،931

[vii]سید جلال الدین عمری، مسلمان عورتوں کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ،ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی،مارچ1986،ص29

[viii]ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الشہیر، سنن نسائی،(مکتبہ معارف للنشر والتوزیع1303ھ)ص409

[ix] القرآن،2:187

[x] محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، کتاب النکاح،: باب الترغیب فی النکاح (ریاض: دار السلام،1412ھ): رقم 5063

[xi] القرآن,4:4

[xii] القرآن،4:7

[xiii] القرآن ،65:6

[xiv] مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی، مر آۃ المناجیح، اردو ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح (نعیمی کتب خانہ گجرات) ج4، ص270

[xv] مفتی امجد علی عظمی، بہار شریعت، مکتبہ دانیال اردو بازار لاہور 2004

[xvi] نفس مصدر

[xvii] سنن ابن ماجہ، باب: حُسنِ معاشرت النساء (عورتوں کے ساتھ اچھے برتاؤ)، رقم 1977

[xviii] القرآن،20:4